سوال

(906) قنوتِ نازلہ کا اہتمام

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

موجودہ ملکی اور ملی حالات کے پیشِ نظر ہم نے نمازِ فجر میں قنوتِ نازلہ کا اہتمام عرصہ تقریباً ۲ ماہ سے کر رکھا ہے۔ ایک دوست کا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو ایک بار ثابت ہے لہٰذا غیر محدود مدت کے لیے اس کا التزام درست نہیں۔ التماس ہے کہ رہنمائی فرمائیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حالات اور واقعات کے مطابق ''دعاے قنوت'' کا سلسلہ جاری و ساری رہنا چاہیے۔ یہاں تک کہ مقصود بالذات فتنہ کا قلع قمع ہو اور مسلمانانِ عالم کے مصائب و مشکلات میں تخفیف ہو۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا، کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم برابر ایک ماہ تک نمازِ عشاء کی رکعت میں رکوع کے بعد اور سجدہ کرنے سے پہلے ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن أبی ربیعہ رضی اللہ عنہم اور دیگر ستم رسیدہ کمزور مسلمانوں کے حق میں نجات کی دعا مانگتے، اور کفار کے لیے سخت نقمت (سزا) کی۔ جو یوسف علیہ السلام کے زمانہ کی سی قحط سالی کی صورت میں ہو، التجا کرتے۔ ایک دن آپ نے عشاء کی نماز پڑھائی اور دعاے قنوت نہ کی۔ میں نے اس کا سبب پوچھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

'وَمَا تَرَاهُم قَد قَدِمُوا' (صحیح مسلم، بَابُ استِحبَابِ القُنُوتِ فِی جَمِیعِ الصَّلَاةِ إِذَا نَزَلَت بِالمُسلِمِینَ نَازِلَةٌ، رقم:٦٧٥)

''تم نے دیکھا نہیں، کہ ا تعالیٰ نے ہماری دعا کو شرفِ قبولیت بخشا ہے اور وہ سب نجات پا کر مدینہ میں آگئے ہیں۔''

سنن ابوداؤد کے اصل الفاظ یوں ہیں:

'فَقَالَ أَبُوهُرَیرَةَ: وَأَصبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ یَومٍ، فَلَم یَدعُ لَهُم۔ فَذَکَرتُ ذٰلِکَ لَهُ۔ فَقَالَ: وَمَا تَرَاهُم قَد قَدِمُوا' (۱/۵۴۱) مع عون المعبود۔ (سنن أبی داود، بَابُ القُنُوتِ فِی الصَّلَوَاتِ، رقم:۱۴۴۲)

اور صحیح مسلم کے الفاظ اس طرح ہیں:

'قَالَ أَبُوهُرَیرَةَ: ثُمَّ رَأَیتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَرَکَ الدُّعَاءَ بَعدُ۔ فَقُلتُ: أَرٰی رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ قَد تَرَکَ الدُّعَاءَ لَهُم، قَالَ: فَقِیلَ: وَمَا تَرَاهُم قَد قَدِمُوا؟' (۱/۲۳۷) (صحیح مسلم، بَابُ

استحبَابِ القنُوتِ فِی جَمِیعِ الصَّلَاةِ إِذَا نزَلَت بِالمُسلِمِینَ نَازِلَۃٌ، رقم: ٦٧٥)

اس واقعہ سے معلوم ہوا، کہ اصلاًترک دعا مصائب وتکالیف سے نجات پر موقوف ہے۔ ایک مہینہ بعد جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''دعاے قنوت ''چھوڑی، وہ محض حالات کے پیشِ نظر تھی۔ اس سے مقصود تحدید مدت نہیں۔ جس طرح کہ اصل قصہ بھی اس بات پر دال ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ:756

محدث فتویٰ